یا اللہ مدد   بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   یا محمد

اللہ اکبر

الحق یعلو ولا یعلیٰ

جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

روئیداد مناظرہ

جو مابین اہل السنۃ والجماعت

و فرقہ نجدیہ دیوبندیہ

جو بتاریخ ۷ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۲ جولائی ۱۹۳۲ء

بمقام باغ لانگے خاں منعقد ہوا

جسے

کارکنان انجمن حزب الاحناف ملتان نے بغرض افادہ اہل اسلام

باقبال الیکٹرک پریس ملتان شہر اندرون لوہاری دروازہ میں

باہتمام ایم محبوب احمد پرنٹر پبلشر و مالک مطبع کے چھپوا کر شائع کیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مولوی عطاء اللہ بخاری کانگرسی کا مناظرہ سے انکار

مولوی ابوالوفا شاہجہانپوری کی بیکسی ابوالقاسم شاہجہانپوری کی بے بسی اور مولانا جناب ابوالفتح لکھنوی وجناب مولانا ابوالاسد بریلوی کے مقابلہ میں تمام دیوبندیوں کی

کا [illegible]

ملتان میں ایک مدت دراز سے کانگرسی مولوی عطاء اللہ بخاری تبلیغ وہابیت کر رہے تھے۔ اور دیوبندی وہابیوں کے عقائد کفریہ مسلمانوں میں پھیلا رہے ہیں۔ ایسی بدزبانی اور برہنہ گوئی جیسی آپ مشتاق ہیں حضرات اولیاء کرام و صوفیاء عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم و بزرگان دین کی بے ادبی گستاخی میں صرف ہوتی رہی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی غلطیاں گنا دیں اور کبھی پاک پٹن شریف کے صاحب پیر شریف کے جنتی دروازہ کو جہنمی دروازہ کہا اور اپنے پیر حضرت شاہ جہاں غوث زمان پیر مہر علی شاہ صاحب کو بھی غلطی پر ٹھیرایا۔ وہابیہ دیوبندیہ گستاخان بارگاہ رسالت کی تعریف و توصیف کے خطبے پڑھے۔ کبھی حضرات علماء اہل سنت کو گالیاں دیں۔ غرض مسلمانان ملتان میں ایک ہیجان برپا ہو گیا تھا۔ اراکین انجمن حزب الاحناف ملتان نے مسلمانوں کو رشد و ہدایت کا درس دینے اور مذہبی ڈاکوؤں سے ان کے ایمان کی حفاظت کرنے کیلئے بتاریخ ۱۲، ۱۳، ۱۴ ربیع الاول شریف ۱۳۵۴ھ شریف ایک عظیم الشان جلسہ بمقام باغ لانگے خاں منعقد کیا۔ اور ہندوستان و پنجاب کے اکابر علماء کرام و مشاہیر صوفیائے کرام کو دعوت دی۔ اور حضرات ذیل تشریف فرما ہوئے۔

۱۔ حضرت علامہ ابوالمحامد مولانا سید محمد شاہ صاحب محدث کچھوچھہ شریف۔

۲۔ حضرت مولانا نعیم الدین صاحب صدر آل انڈیا سنی کانفرنس مراد آباد۔

۳ـ صدر الشریعہ حضرت مولانا امجد علی صاحب صدر المدرسین بریلی۔

۴ـ مجمع البحرین حضرت مولانا سید محمد شاہ صاحب۔ سیالکوٹ

۵ـ حضرت عارف کامل مولانا فیض محمد صاحب ؍؍

۶ـ حضرت مولانا فضل حق صاحب ڈیرہ غازیخاں

۷ـ حضرت شیر بیشہ سنت مولانا ابو الفتح قاری حشمت علیخاں صاحب لکھنوی

۸ـ حضرت ابو الاسد مولانا محمد عبد الحفیظ صاحب صدر المدرسین تبلیغ الاحناف امرتسر

۹ـ حضرت علامہ زمان مولانا نواب الدین صاحب امرتسر

۱۰ـ حضرت مولانا سردار احمد صاحب بریلوی۔

حضرت قبلہ زبدۃ السالکین حاجی حافظ صوفی پیر جماعت علیشاہ صاحب محدث علیپوری دامت برکاتہم۔ بوجہ علالت طبع تشریف نہ لاسکے۔ نیز حضرت مولانا ابو البرکات سید محمد صاحب ناظم حزب الاحناف ہند لاہور بھی بتقریب شادی دہلی تشریف لیجانے کے باعث تشریف نہ لاسکے۔

حضرات علمائے کرام نے اپنے کلمات طیبات سے مسلمانوں کے ایمانوں کو تازہ کیا۔ اہل باطل نے جو کفر اور بد مذہبی کی گھٹائیں افق اسلام پر قائم کر رکھی تھیں۔ ان کے پرخچے اڑا دیئے۔ حضرت سرکار دوجہاں صلعم اہل بیت عظام و اصحاب کرام و اولیائے ذیشان کے صحیح شان و ادب و محبت سے آگاہ کرتے ہوئے مسلمانوں کے دلوں میں اصلی روحانیت پیدا کر دی۔

حاضرین جلسہ کے بے حد اصرار پر جلسہ کیلئے ایک دن اور اضافہ کیا گیا۔ چار ایام نہایت شان و شوکت سے جلسہ بخیر و خوبی ہوتا رہا۔

ہندوستان و پنجاب کے اکابرین و مشاہیر عظام کی ملتان میں تشریف آوری اور علاوہ گرمی کی جوانی میں اس قسم کے عدیم النظیر اجتماع پر بہمہ قسم حسن انتظام یہ ناممکن امر

معلوم ہوتا تھا۔ لیکن حضرت قبلہ عالمیان مخدوم المخادیم حاجی سید محمد صدرالدین شاہ صاحب حسنی الحسینی الجیلانی سجادہ نشین دربار حضرت پیر پیران صاحب ملتان اور ان کے شہزادگان اطال اللہ عمرہم وقدرہم کی یہ ہمہ قسم ہمہ توجہ سے ایسا ممکن ہوا۔ کہ حاضرین حیران تھے۔

جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ پنڈال جلسہ حاضرین کی کثرت سے کچھا کچھ بھرا ہوتا تھا۔ تمام ممبران انجمن حزب الاحناف ملتان نے پوری دلچسپی و تندہی سے جلسہ کو کامیاب بنانے کیلئے ہر ممکن کوشش کی۔ لیکن جلسہ کی کامیابی کا تمام تر سہرا حضرات ذیل کے سر ہے۔

۱۔ مولوی قاضی حافظ فیض رسول صاحب نائب صدر انجمن

۲۔ مولوی غلام جہانیاں صاحب حنفی قریشی جنرل سیکرٹری

۳۔ مولوی محمد امین صاحب جرنلسٹ فنانشل سیکرٹری

۴۔ مولوی مطیع اللہ صاحب۔ محاسب

۵۔ مولوی محبوب احمد صاحب سیکرٹری پراپیگنڈا

۶۔ مولوی غلام محمد صاحب آفس سیکرٹری

سیٹھ حاجی محمد صاحب۔ حاجی حسن بخش صاحب۔ میاں طالب دین صاحب۔ مولوی کریمداد صاحب۔ حاجی چراغ دین صاحب حاجی سراج دین صاحب۔ مولوی محمد رمضان صاحب۔ مستری محمد حسین صاحب مولوی قاضی علی محمد صاحب۔ چودھری اللہ وسایا صاحب۔ میاں الٰہی بخش صاحب۔ شیخ اللہ وسایا صاحب۔ خلیفہ بہاؤالدین صاحب نیز طلبا کرام مدرسہ سبحانیہ اور گلزار فریدیہ نے جس تندہی سے جلسہ کے کاروبار میں بحیثیت رضاکاران امداد کی۔ ان کے حق میں دعا کی جاتی ہے کہ خداوند انہیں علم با عمل نصیب فرمائے

دو دن تک ملتان کے وہابیہ دیوبندیہ خاموش تماشہ بنے رہے۔ اور تیسرے دن شام کو جب انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ جلسہ ختم ہو چکا۔ اور علماء اہلسنت اپنا تشریف

لیجانے والے ہیں۔ ایک تحریر بھیجی جسکا خلاصہ یہ تھا کہ آپ لوگ ہمیں تحریری دعوت مناظرہ دیں۔ اسکا جواب فوراً دیا گیا۔ اور پے در پے جانبین سے پانچ پانچ تحریریں بھیجی گئیں۔ بالآخر بمقام لاتے خاں بتاریخ ۷ ربیع الاول شریف ۱۳۵۳ھ وہابیہ دیوبندیہ کے اقوال کفریہ پر مناظرہ مقرر ہو گیا۔ جلسہ تقریباً دس ہزار آدمیوں پر مشتمل تھا۔ پولیس کا باقاعدہ انتظام تھا۔ اہل سنت کی طرف سے صدارت کیلئے جناب قاضی فیض رسول صاحب اویسی خطیب جامع مسجد منتخب ہوئے۔ وہابیوں نے اپنا صدر مولوی عطاء اللہ بخاری کو بنایا۔ جسپر مولوی قاضی فیض رسول صاحب صدر اہل سنت نے اعتراض کیا۔ کہ تم نے بارگاہ رسالت میں گستاخیاں کی ہیں۔ اولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو گالیاں دی ہیں۔ اسلئے آپ شرعاً مجرم ہیں۔ اور آپ کو بحیثیت مناظر اپنی صفائی کیلئے خود پیش ہونا چاہیئے۔ لہٰذا آپ صدارت کے قابل نہیں اسپر مولوی عطاء اللہ بہت بگڑے اور اچھل کود کرنے لگے۔ کہ آپ نے میری توہین کی ہے۔ یہ الفاظ واپس لیں تب مناظرہ ہوگا ورنہ نہیں ہوگا۔ قاضی فیض رسول صاحب صدر اہل سنت نے جواب دیا کہ اگر ہم ان الفاظ کو واپس لیں تو مناظرہ کس بات پر ہوگا۔ ہم تو کہتے ہی یہ ہیں۔ کہ آپ نے اور آپکے اکابر دیوبندیہ نے بارگاہ الوہیت اور سرکار رسالت میں گستاخیاں کی ہیں۔ جنکی بنا پر آپ لوگ کافر مرتد ہیں اگر ہم ان الفاظ کو واپس لے لیں تو مناظرہ ختم ہو گیا۔ اسکے معنی یہ ہونگے کہ معاذ اللہ یعنی گستاخان بارگاہ رسالت کو مسلمان مان لیا مولوی عطاء اللہ اسکا جواب کچھ نہ دے سکے مگر ضد کی وجہ ایک ٹانگ رہی کہ ان الفاظ کو واپس لو بالآخر جناب چودھری نادر خاں صاحب مجسٹریٹ درجہ اول نے تشریف لا کر فیصلہ فرمایا کہ ان الفاظ کو واپس لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور مولوی عطاء اللہ کو مناظرہ کرنا چاہیئے بخاری صاحب کو مناظرہ کا نام سنکر بخار آگیا۔ اور کہنے لگا میں تو ہرگز مناظرہ نہیں کرونگا۔ میری جماعت جسیں مناظرہ کو چاہیئے اپنی طرف سے پیش کرے۔ جسپر مولانا ابو الاسد مولوی عبد الحفیظ صاحب

بریلوی نے باجازت صدر اہل سنت قاضی فیض رسول صاحب نے فرمایا کہ ملتان میں آپ نے ناصبیت
کا بیج بویا ہے۔ آپ نے مسلمانوں کی مخالفت میں طوفان اٹھایا اور ان کے ایمانوں پر حملے کئے۔ عقائد دیوبندیہ کی
تبلیغ کی تو آپکو ہی مناظرہ کرنا چاہیئے۔ آپ تو شیر پنجاب کہلاتے ہیں میدان مناظرہ میں آنے
سے کیوں ڈرتے ہیں۔ شیر کہلا کر لومڑی کیوں بنتے ہیں۔ اگر آپ میں طاقت مناظرہ نہیں تو آپ
ایک تحریر لکھ دیجئے۔ کہ مجھ میں مناظرہ کی طاقت نہیں اور میں آئندہ پھر کسی جگہ ناصبیت کی
تبلیغ ہرگز نہ کروں۔ اسکے کیا معنے ہیں۔ کہ مسلمانوں کو گمراہ تو آپ کریں۔ جب مسلمان آپ سے
آپ کے دعوی باطلہ پر دلائل کا مطالبہ کریں تو آپ دوسروں کے کندھوں پر بندوق رکھکر
چھوڑنا چاہیں۔ اپنا جوا دوسرے کے گردن پر رکھدیں۔ اسکا جواب مولوی عطاء اللہ کچھ
نہ دے سکے۔ اور انکی جہالت اور نا قابلیت سارے مجمع پر روشن ہوگئی۔ ساری پبلک
اوس پر نفرین اور ملامت کر رہی تھی۔ اور تمام مجمع اون سے مطالبہ کر رہا تھا۔ کہ مولوی عطاء اللہ
تم خود مناظرہ کرو۔ ہم کسی دوسرے کو نہیں جانتے۔ تمنے ہمارے ایمان لوٹنے کی کوشش کی
ہے۔ اور علماء سنت کو چیلنج دیئے ہیں۔ اسوقت مناظرہ سے گریز کیوں ہے۔ جن شیران
حق کو مقابلہ کیلئے بلایا تھا۔ اب وہ تشریف لائے ہیں۔ انکے سامنے سے کیوں بھاگتے ہو
مولوی عطاء اللہ ایک مجسمہ بے جان بنے ہوئے کھڑے تھے۔ اپنی شوخی طراری بھول
گئے تھے۔ اور بیکسی کے عالم میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چاروں طرف دیکھ رہے تھے۔
مولانا ابو الاسد کی شیرانہ گرج نے اونکے کلیجہ میں دہشت (دہل) ڈالدی تھی۔ اوسکا
اچھلنا کودنا نقال سے بڑھکر نقلیں کرنا۔ سب کچھ انہیں فراموش ہو چکا تھا۔ قریب ڈھائی
گھنٹہ تک مولانا ابو الاسد صاحب کا مولانا عطاء اللہ پر یہی مطالبہ رہا مگر مولوی عطاء اللہ مناظرہ کے
لئے تیار نہ ہو سکے۔ اور سارے مجمع نے اونکی جہالت کمزوری اور بیکسی کو اپنی آنکھوں سے
دیکھ لیا۔ بالآخر یہ کہکر بھاگنا چاہا۔ کہ مجھے دیوبندیوں سے کوئی تعلق نہیں انہوں نے کفریات
بکے ہیں۔ تو ان سے مناظرہ کرو۔ اسپر سارے مجمع نے انکے منہ میں پتھر دیدیا۔ کہ تم نے ہم

سب کے سامنے دیوبندی مولویوں کو علمائے ربانیین کہا۔ انکی ہر طرح سرپرستی کی۔ انکے عقائد کفریہ
کو ہمارے سامنے عقائد حقہ بتا کر پیش کیا۔ پھر اب دیوبندیوں سے اپنی بے تعلقی بتانا چاہ
رہا ہے۔ بالآخر خانبہادر جناب چودھری نادر خاں صاحب مجسٹریٹ درجہ اول تشریف
لائے۔ اور صدر مولوی قاضی فیض رسول صاحب نے فرمایا کہ اگر مولوی عطاء اللہ مناظرہ نہیں
کر سکتے تو انہیں چھوڑ دیجئے۔ پبلک نے فیصلہ کر لیا اب جس مناظرہ کو وہ اپنی طرف سے پیش
کریں۔ اسی کے ساتھ مناظرہ کیجئے۔ قاضی فیض رسول صاحب صدر اہل سنت نے اس بات
کو فراخ دلی سے منظور کر دیا۔ اور حضرت مولانا ابوالاسد مولوی عبدالحفیظ صاحب نے
اعلان فرمایا۔ کہ ہماری طرف سے مناظر شیر بیشہ سنت جناب ابوالفتح قاری مولوی حشمت علی
خانصاحب لکھنوی ہونگے۔ عطاء اللہ صاحب نے مولوی ابوالوفا شاہجہانپوری کو پیش
کیا۔ بارہ بجے کے بعد دونوں مناظروں کی باہم گفتگو شروع ہوئی مگر پھر بھی مولوی ابوالوفا دیوبندی
شاہجہانپوری نے بڑی کوشش کی کہ کسیطرح فضولیات پر گفتگو ہوتی رہے۔ اور اسی طرح
وقت ضائع ہو جائے۔ اور عقائد کفریہ دیوبندیہ پر مناظرہ نہ ہونے پائے۔ پہلے یہ
گفتگو چھیڑی کہ مدعی ہم ہونگے۔ اور ہماری پہلی تقریر ہوگی۔ شیر بیشہ سنت نے فرمایا کہ مناظرہ
رشیدیہ کے صفحہ ۱۲ پر لکھا ہے۔ کہ المدعی من نصب نفسہ لاثبات الحکم
بالدلیل او البینۃ یعنی مدعی وہ ہے جو اپنے نفس کو حکم کے ثابت کرنے کیلئے قائم
کرے۔ دلیل سے یا بینہ سے تو ہمارا دعویٰ ہے کہ رشید احمد گنگوہی نے اللہ جل شانہ
کو جھوٹا کہا ہے۔ قاسم نانوتوی نے ختم النبوت کا انکار کیا۔ اور خلیل احمد انبیٹھی نے شیطان
کے علم کو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زائد بتایا۔ اشرف علی تھانوی نے حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کو بچوں پاگلوں جانوروں چارپایوں کے علم کے مثل بتایا
لہذا یہ چاروں پیشوایان دیوبندیہ کافر مرتد بے ایمان ہیں آج ہم اس دعوی پر دلائل
قاطعہ پیش کرینگے۔ اور آفتاب سے زیادہ روشن براہین قاطعہ کے انبار لگا دینگے

آپکو ہمارے اس دعوی پر کوئی اعتراض ہے یا نہیں اگر نہیں ہے تو لکھکر دے دیجئے۔ ہمارا آپکا اتفاق ہو گیا۔ اور اگر اعتراض ہے تو آپ سائل ہوئے پھر مدعی کیونکر بنتے ہیں۔ ابوالوفا اسکا کوئی جواب نہ دے سکے اور بالآخر تسلیم کر لیا کہ آپ ہی مدعی ہیں۔ اور پہلی تقریر آپ ہی کا حق ہے شیر بیشۂ سنت نے فرمایا کہ مولوی صاحب آپ کو اتنے مجمع میں مولوی کہلا کر جھوٹ بولتے ہوئے شرم نہیں آتی یہ مناظرہ رشیدیہ میرے ہاتھ میں ہے۔ اس کا صفحہ ۴۳ دیکھئے اسمیں لکھتے ہیں کہ ثم للبحث ثلثة اجزاء مبادی وھی تعیین المدعی واوساط وھی الدلائل ومقاطع وھی المقدمات التی ینتھی الیھا من الضروریات او الظنیات المسلمة عند الخصم۔ یعنی بحث کے تین جز ہیں۔ مبادی اور وہ مدعا کی تعیین ہے اور اوساط یعنی دلائل ہیں۔ اور مقاطع ہیں۔ یعنی وہ مقدمات جن پر بحث ختم ہو جاتی ہے۔ جیسے مقدمہ بدیہیہ یا ظنیہ مسلمہ عند الخصم اس عبارت کا صاف یہ مطلب ہوا کہ مقدمات ظنیہ عند الخصم اگر سائل پیش کر دے تو اسکی بھی تقریر آخری ہوگی۔ اور اگر اس قسم کے مقدمات مدعی پیش کر دے تو اسکی تقریر آخری ہوگی۔ مولوی ابوالوفا نے مناظرہ رشیدیہ کے صفحہ ۴۳ کھولکر عبارت پڑھی۔ اور اس کا مطلب اپنی طرف سے یہ گھڑ دیا کہ سائل کی تقریر آخری ہونی چاہیئے۔ شیر بیشۂ سنت نے چیلنج دیا کہ میں آپکی بات لینے کیلئے تیار ہوں آپ ایک پرچہ پر رشیدیہ کی عبارت لکھیں اور اسکے نیچے اسکا ترجمہ لکھیں۔ اور یہ لکھیں کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ سائل کی تقریر آخری ہونی چاہیئے۔ اور اسپر دستخط کر کے مجھے دیدیجئے۔ مولوی عطاء اللہ نے کہا لکھوانے کی کیا ضرورت ہے۔ شیر بیشۂ سنت نے فرمایا کہ میں اس تحریر کو رسالوں میں اخبارات میں اشتہارات میں شائع کر کے دنیا کو دکھا دونگا۔ کہ دیوبند کے فاضل ایسے اجہل ہوتے ہیں۔ جنکو رشیدیہ کے عبارت کے ترجمہ کی بھی تمیز نہیں ہے شیر بیشۂ سنت کا بار بار مطالبہ ہو رہا تھا۔ اور ابوالوفا کو لکھنے کی ہمت نہ ہوتی تھی۔ آخر مولوی عطاء اللہ نے کہ یہ وقت بیکار ضائع ہو رہا ہے۔ اس بحث کو چھوڑیئے۔ اور مناظرہ شروع کیجئے

شیر بیشۂ سنت نے صدر کو فرمایا کہ آپ ہاتھ میں کتاب لیجئے اور بتائیے وہ کونسا جملہ ہے کہ
جس کا مطلب یہ ہے کہ سائل کی تقریر آخری ہوگی۔ آپ کم از کم اوس جملہ پر خط کھینچ دیجئے
ورنہ آپ اوسکا مطلب بتا دیجئے اگر مناظرہ چاہتے ہیں۔ تو اپنے مناظر کو لیے جاتا تو
تقریر سے روکئے مجبور ہو کر ابوالوفا نے تسلیم کیا۔ کہ بیشک رشیدیہ میں یہ ہرگز نہیں لکھا ہے
کہ سائل کی تقریر آخری ہوگی۔ اب مناظرہ شروع کیجئے۔

شیر بیشۂ سنت (بعد خطبہ مسنونہ) مسلمانو آج بہت مبارک دن ہے۔ کہ آج وہابیہ
دیوبندیہ کے مولوی موجود ہیں تمہارے سامنے اونکے عقائد کفریہ پیش کئے جاتے
ہیں۔ اور آپ ٹھنڈے دل سے فیصلہ کیجئے کہ یہ لمبی ڈاڑھی والے نماز پڑھنے والے
روزہ رکھنے والے اپنے آپ کو مولوی کہلانے والے کافر مرتد ہیں یا نہیں۔
سنئے مولوی اشرف علی تھانوی اپنی کتاب حفظ الایمان صفحہ ۸ پر لکھتے ہیں۔ کہ
آپکی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ
ہے کہ اس علم سے مراد بعض غیب ہے یا کل اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور
کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات
و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے۔ اس عبارت میں تھانوی نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے علم غیب کو بچوں پاگلوں جانوروں کے علم غیب سے تشبیہ دی اور بارگاہ رسالت
میں ہونیہ بکر کر گالی دی یہ کہنا ہوا کفر آمد ادب ہے۔
مولوی رشید احمد گنگوہی و مولوی خلیل احمد انبیٹھی نے براہین قاطعہ صفحہ ۵۱ پر لکھا
الحاصل غور کرنا چاہیئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھکر علم محیط زمین کا فخر عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک
نہیں۔ تو کونسا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت
ہوئی فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام

نصوص

کو دیکر ایک شرک ثابت کرتا ہے۔ اس عبارت میں گنگوہی وانبٹھی نے شیطان و ملک الموت کے علم کے وسیع اور زائد ہونے کو قرآن و حدیث سے ثابت بتاکر کہا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے علم مبارک کے زائد ماننے کو مشرک بتایا۔ یہ سرکار رسالت میں کھلی گالی ہے اور گنگوہی وانبٹھی دونوں کافر و مرتد ہیں۔

ابو الوفا شاہجہانپوری حفظ الایمان کی جو عبارت پڑھی ہے۔ اس میں آپ نے مسلمانوں کو مغالطہ دیا ہے۔ اسمیں توہین اسوقت ہوتی جبکہ اسمیں لفظ جیسا ہوتا اور چونکہ اسمیں لفظ جیسا نہیں ہے اسلئے اسمیں توہین نہیں ہے۔ آپکے مولانا احمد رضا خانصاحب نے توہین کی ہے۔ اور ملفوظات میں لکھتے ہیں کہ جب مولانا برکات احمد صاحب کو دفن کرنے کیلئے قبر میں اترا تو بلا مبالغہ وہی خوشبو پائی۔ جو پہلی مرتبہ حاضری میں روضہ انور کے قریب محسوس ہوئی تھی۔ دیکھئے انہوں نے اپنے پیر بھائی کی قبر کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے برابر بتا دیا۔ اور اسی میں لکھتے ہیں کہ مولوی امیر احمد نے جو خواب دیکھا کہ رسول صلعم گھوڑے پر سوار تشریف لئے جا رہے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ کہاں تشریف لیجا رہے ہیں۔ فرمایا کہ برکات احمد کے جنازہ کی نماز پڑھنے۔ انکے بعد لکھتے ہیں الحمد للہ یہ جنازہ مبارک میں نے پڑھایا۔ اسمیں وہ خود امام بنے۔ اور رسول علیہ الصلوۃ والسلام کو اپنا مقتدی بنایا۔ وصایا شریف میں لکھتے ہیں کہ حتی الامکان اتباع شریعت نہ چھوڑو۔ اور میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔ دیکھئے شریعت کا اتباع تو حتی الامکان بتایا۔ اور اپنے گھڑے ہوئے دین و مذہب پر قائم رہنے کو ہر فرض سے بڑھکر اہم فرض بتلایا۔ یہ اسلام کی کھلی ہوئی توہین ہے۔ براہین قاطعہ کی عبارت کا مطلب یہ ہے کہ شیطان کو شیطانی علوم زیادہ ہیں اور رسول علیہ الصلوۃ والسلام کو روحانی علوم زیادہ ہیں۔

شیر بیشۂ سنت:۔ افسوس مولوی اشرف علی کی محبت نے آپکو اندھا کر دیا ہے۔ آپکو
انکی عبارت توہین نہیں دکھائی دیتی۔ آپ کہتے ہیں کہ اسمیں (جیسا) کا لفظ نہیں ہے
اس لئے اسمیں توہین نہیں۔ سنئے میں چند عبارتیں آپکے مولویوں کیلئے بولتا ہوں
ان میں (جیسا) کا لفظ نہ ہوگا۔ بتائیے ان عبارتوں میں آپکے مولویوں کی توہین
ہے یا نہیں۔ (۱) مولوی اشرف علی کے عیب کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا عیب تو
سور کا بھی ہے۔ (۲) مولوی رشید احمد کے کان کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا کان تو گدھے
کا بھی ہے۔ (۳) مولوی الوالوفا کے دانت کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا دانت تو کتے کا بھی
ہے۔ دیکھئے ان عبارتوں میں جیسا کا لفظ نہیں۔ یہ عبارتیں آپ لوگوں کی توہین ہیں
یا نہیں۔ اگر ہیں تو مولوی اشرف علی کی عبارت بارگاہ رسالت میں توہین کیوں نہیں
اگر یہ الفاظ آپ لوگوں کی توہین نہیں تو یہ الفاظ اپنے مولویوں کی شان میں لکھکر ہمیں
دیجئے ہم شائع کرینگے۔ کہ مولوی الوالوفا صاحب نے اپنے مولویوں کی یہ تعریفیں
کی ہیں۔ آپنے مسلمانوں کو دھوکا میں ڈالنے کیلئے اعلیٰحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کو معاذ اللہ الزام کفر دیا۔ ہمارے نزدیک حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم حیات حقیقی کے
ساتھ زندہ ہیں۔ جب اپنے کسی نام لیوا کی قبر کو منور فرمانے کیلئے تشریف فرما ہونگے
تو اس وقت وہی خوشبو تو محسوس ہوگی جس سے روضہ اقدس مہکا رہتا ہے۔ بلکہ تو اللہ
نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر جگہ حاضر ناظر بنایا ہے۔ اور حضور ہر جگہ جلوہ
فرما ہیں۔ لیکن اپنے نام لیوا کی قبر میں جلوہ خاص فرماتے ہیں۔ تو اس وقت حضور
کی اقدس خوشبو پاک کا محسوس ہونا کیا تعجب ہے جس سے گلی کوچے مہک جاتے تھے
اسکو کفر بتانا اسپر مبنی ہے کہ آپ کا امام اسماعیل دہلوی تقویۃ الایمان صفحہ ۴۹
پر لکھ چکا ہے کہ معاذ اللہ حضرت اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مر کر مٹی میں مل گئے تو انکے
نزدیک معاذ اللہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ایسے ہی ہیں جیسا کہ اسماعیل دہلوی نے لکھا

یہ بھی آپکا کفر خبیث ہے۔ آپ نے اعلیٰ حضرت پر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امام بننے کا الزام لگایا۔ یہ آپکا جھوٹ ہے فریب ہے۔ کذب ہے افتراء ہے۔ میں آپکو چیلنج دیتا ہوں کہ آپ یہ الفاظ الملفوظ میں دکھا دیں۔ دس ہزار کے تحفہ شاہی آپ کو سفید جھوٹ بولتے ہوئے شرم نہیں آتی۔ آپکو کیا خبر ہم اہلسنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی اس صفت اور شان میں بے نظیر ہیں نماز قائم ہو چکی ہو امام نماز پڑھا رہا ہو دنیا جہان کا کوئی شخص بھی اگر اس نماز میں شریک ہو جائیگا تو مقتدی بننے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ لیکن حضور مالک دو عالم صلعم اگر اسی نماز میں شرکت فرما دیں تو حضور ہی امام ہونگے۔ اور وہ امام سرکار صلعم کا مقتدی بن جائیگا۔ وہ ایسی بلند بالا سرکار ہیں۔ جہاں امام بھی پیچھے مقتدی ہو جاتے ہیں۔ مدارج النبوۃ اور بخاری شریف میں یہ واقعہ موجود ہے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھا رہے ہیں سرکار تشریف فرما ہوتے ہیں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز میں پیچھے ہٹنا چاہتے ہیں۔ سرکار نہیں منع فرماتے ہیں اور سرکار انکے بائیں طرف ہو کر نماز شروع فرماتے ہیں۔ اب حدیث شریف کے الفاظ ہیں۔ کنا نقتدی بابی بکر و ابوبکر کان یقتدی برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ہمارے امام ابوبکر صدیق تھے۔ اور انکے امام جناب حضرت رسول اللہ صلعم تھے۔ اب آپکو معلوم ہوا الملفوظ کی عبارت کا مطلب یہ ہوا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے نماز پڑھائی اور میں نے لوگوں کو نماز جنازہ پڑھائی۔ اسپر عبدالحی کہالاتے آپکا اسکو کفر بتانا اسپر مبنی ہے کہ آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا جیسا بشر بتاتے ہیں اور یہی آپکا کفر ہے مایا شریف کی عبارت پر آپنے جاہلانہ اعتراض کیا ہے آپ سے پوچھتا ہوں اسلام آپکا دین ہے یا نہیں۔ اگر کہیں ہاں تو آپ اپنے فتوے سے کافر ہوئے۔ کہ آپنے اسلام کو اپنا گھڑا ہوا دین بتایا اور اگر کہیں کہ ہمارا دین اسلام نہیں ہے تو مفت میں فتوے سے کافر ہوئے مولوی صاحب جب آپ مر جائیگے اور منکر نکیر قبر میں آئینگے۔ تو پوچھینگے (ما دینک)

تیرا دین کیا ہے۔ تو آپ کہدیجئے گا کہ میرا دین کوئی نہیں۔ کیونکہ اسلام کو اپنا دین بتلانا
تو کفر ہے۔ پھر نکیرین آپکی خوب خبر لینگے۔ براہین قاطعہ کی عبارت کا آپ نے یہ مطلب
بتلایا کہ شیطان کے لئے شیطانی علوم کی زیادتی ثابت ہے۔ مگر اس عبارت میں شیطان کے
ساتھ ملک الموت علیہ السلام کا بھی نام موجود ہے آپ کے نزدیک حضرت عزرائیل علیہ السلام کو علوم
شیطانی ہیں۔ یا رحمانی اگر شیطانی کہیں تو عزرائیل علیہ السلام کی توہین کر کے آپ کافر ہوئے اور
اگر رحمانی کہیں تو رحمانی علوم میں حضرت عزرائیل علیہ السلام کو حضور صلعم سے بڑھا کر آپ کافر ہوئے
بہرحال آپ کافر ہوئے۔

ابوالوفا شاہجہانپوری۔ آپ لوگوں نے مولوی حشمت علی خانصاحب کی تقریر سن لی
میری کسی بات کا مولوی صاحب نے جواب نہیں دیا۔ میں پھر کہتا ہوں کہ جبتک حفظ الایمان
کی عبارت میں (جیسا) کا لفظ نہ دکھلا دوگے۔ اسوقت تک آپ ہرگز توہین ثابت نہیں
کر سکتے۔ سنئے مولوی احمد رضا خانصاحب حسام الحرمین میں لکھتے ہیں۔ ؎

زمانہ یاں میں گرچہ آخر ہوا — وہ لایا جو اگلوں سے ممکن نہ تھا
خدا سے کچھ اسکا اچنبھا نہ جان — اک شخص میں جمع ہو سب جہان

دیکھئے اگلوں میں انبیاء و اولیاء شامل ہوئے ہیں۔ یہ بارگاہ رسالت میں کسقدر توہین ہے
آپنے جو وصایا شریف کی عبارت کا مطلب بتایا وہ صحیح نہیں ہے۔ وہ یہ نہیں لکھتے کہ میرا
دین مذہب اسلام ہے۔ بلکہ وہ لکھتے ہیں کہ میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے
انکی کتابوں میں لکھا ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ کہ خدا چوری کر سکتا ہے۔ شراب پی سکتا ہے وغیرہ
وغیرہ انکو اپنا دین مذہب بتاتے ہیں۔ اور اسی کو قائم رکھنے کو فرض کہہ رہے ہیں۔ آپ
سے ہو سکے تو ان توہینوں کا جواب دیجئے۔ مگر آپ ہرگز جواب نہیں دے سکتے

دیوبندیوں کی بدتہذیبی کی حد ہوگئی

جسوقت دوران مناظرہ میں مولانا ابوالفتح قاری حشمت علیخانصاحب نے سورۃ طٰہٰ

کی تلاوت شروع کی۔ اور فاخلع نعلیک تک پہنچے۔ تو مولوی عطاء اللہ کی پارٹی سے
ایک فرد رذیل ابن رذیل مجسم شیطان نے اپنے کمینہ پن کا اس طرح ثبوت دیا۔ کہ اپنا جوتا
پاؤں سے اتار کر اونچا کرتے ہوئے قاری صاحب کے سامنے کیا۔ یہ ہے گستاخ دیوبندیوں کی
تہذیب اور ان کا قرآن کریم سے ایمان اس بے ایمانی اور قرآن کریم کی توہین کرنے پر
ہماری جماعت اہل السنۃ والجماعت میں سخت ہیجان و اضطراب بے چینی و بیقراری پھیل
گئی۔ جس کو حاجی الحرمین الشریفین قاضی حافظ مولوی فیض رسول صاحب واعظ
صدر مجلس مناظرہ اہل السنۃ والجماعت نے نہایت بردباری و حسن انتظام سے کام لیتے
ہوئے مسلمانوں کے بے حد اشتعال کو اپنی پراثر تقریر سے فرو کیا۔ اس قیام امن کو
دیکھ کر دانشمند اصحاب تعلیم یافتہ طبقہ اور موجودہ افسران نہایت خوش ہوئے۔
شیر بیشہ سنت۔ آپ نے کہا ہے کہ میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اسکا
مطلب یہ ہے۔ کہ میرا گندا خود ساختہ دین مذہب حالانکہ اس کا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ وہ دین
مذہب ہرگز نہ ماننا جو وہابیہ دیوبندیوں کی کتب میں موجود ہے۔ جو قادیانوں کے
کتب میں موجود ہے۔ جو چکڑالویوں کی کتب میں ہے۔ بلکہ وہی دین و مذہب پر قائم
رہنا جو میری کتب سے ظاہر ہے۔ افسوس آپ نے امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی کے عقائد
خبیثہ کو اعلیٰ حضرت قبلہ کی طرف منسوب کر دیا۔ محمود حسن دیوبندی جہد المقل کے صفحہ ۴۱
پر اسمٰعیل دہلوی کا قول نقل کرتا ہے۔ والا لازم آید کہ قدرت انسانی زیادہ از قدرت
ربانی باشد یعنی اگر خدا جھوٹ نہ بول سکے۔ تو لازم آئے گا۔ کہ انسان کی قدرت خدا تعالیٰ
کی قدرت سے زائد ہو جائے۔ کیونکہ میں جھوٹ بول سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نہ بول سکے
تو اسکی قدرت گھٹ جائیگی تو مطلب یہ ہوا کہ جس قدر کام انسان کر سکتا ہے۔ وہ سب کام
خدا تعالیٰ کر سکتا ہے۔ ورنہ قدرت انسان قدرت ربانی سے زائد ہو جائیگی۔ تو انسان
چوری شراب خوری زنا اغلام وغیرہ کر سکتا ہے۔ تو لازم آئیگا کہ دیوبندیوں کے نزدیک

خدا ہی یہ سب کام کر سکتا ہے ۔ ورنہ اسکی قدرت انسانی قدرت سے کم ہو جائیگی ۔ یہ جہالت
آپ پر ختم ہو چکی کہ اپنے امام کے عقائد خبیثہ کو اعلیٰ حضرت کی طرف منسوب کر دیا ۔ اعلیٰ حضرت
کا جو شعر آپ نے پڑھا ہے ۔ اسمیں استغراق پر دلالت کرنے والا کوئی حرف نہیں ۔ پھر
اسقدر جھوٹ جو آپ کہہ رہے ہیں ۔ اسمیں سب اولیا انبیا داخل ہیں ۔ جب اسمیں استغراق
پر دلالت کرنے والا کوئی حرف نہیں تو قضیہ مہملہ ہے آپ ایسے جاہل ہیں کہ مہملہ کو کلیہ بنا یا
میں پیش کرتا ہوں دیکھئے آپکا امام اسماعیل دہلوی تقویۃ الایمان صفحہ ۲۲ پر لکھتا ہے ہر
مخلوق چھوٹا ہو یا بڑا وہ خدا کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے ۔ اب بتایئے
آپکے نزدیک حضور اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم مخلوق ہیں یا نہیں ۔ اگر کہیں مخلوق نہیں تو آپ کافر
اور اگر ہیں تو حضور اکرم صلعم بڑے مخلوق ہیں ۔ یا چھوٹے اگر چھوٹے مخلوق کہیں تو آپ
کافر اور اگر بڑا مخلوق مانیں تو آپکا امام کہتا ہے ۔ کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا تو وہ خدا تعالےٰ
کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے ۔ یعنی چمار کی بھی بارگاہ الٰہی میں کچھ عزت ہے
لیکن اسکے بڑے مخلوق حضور اکرم صلعم کی خدا کے نزدیک اتنی بھی عزت نہیں ۔ جتنی
چمار کی ہے ۔ ہمارے نزدیک ایسے کہنے والا کافر ملعون ہے مرتد ہے ۔ جہنمی ہے بے
ایمان ہے ۔ آپنے دیکھا اس طرح سے کفر ثابت ہوتا ہے ۔ آپکی آنکھیں آپکے گلے
میں پڑیں ۔ یہ کرامت ہے ۔ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی اور یہ معجزہ ہے
حضور اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا کہ باطل کا منہ کالا ہوا ۔ اور حق کا بول بالا ہوا
ایک شخص میں سارے جہان کا شامل ہونا ۔ سیکھئے یہ مسئلہ تو تصوف کا ہے ۔ حضرت شیخ
عبدالکریم جیلی رحمۃ اللہ علیہ ۔ اپنی کتاب الانسان الکامل میں فرماتے ہیں ۔ کہ جہان عالم
صغیر ہے ۔ اور انسان عالم کبیر عالم صغیر میں جو کچھ ہے ۔ وہ عالم کبیر کے اندر موجود
ہے ۔ آپ بارگاہ رسالت صلعم کی توہین کرنا چاہیں اللہ جل شانہ کو نعوذ باللہ جھوٹا
کہلوانا چاہیں ۔ آپ ان مسائل کو کیا سمجھ سکتے ہیں ۔ اور شرم کیجئے مولوی

محمود حسن دیوبندی اپنے پیر مولوی رشید احمد گنگوہی کے مرثیہ میں لکھتا ہے ۔ زبان پر
اہل اھوا کے ہے ۔ کیوں اعل ہبل شاید ؟ اٹھا عالم سے کوئی بانئ اسلام کا ثانی
اس تحریر دیوبندی نے گنگوہی کو رسول اکرم صلعم کا ثانی بنا دیا ۔ کیا یہ کفر نہیں ہے

مولوی ابوالوفا شاہجہانپوری ۔ آپ لوگوں نے دیکھ لیا ۔ مولوی حشمت علی خاں صاحب
میری بات کا جواب نہیں دے سکتے ۔ اور مناظرہ رشیدیہ میں ہے کہ جو مناظر ابھی تقریر کرے
جس کا جواب مخالف نہ دے سکے ۔ اسکی تقریر پر مناظرہ ختم ہو جانا چاہئے ۔ لہذا میں کہتا ہوں
کہ میری تقریر پر مناظرہ ختم ہونا چاہیے ۔ حفظ الایمان کی عبارت میں (جیسا)
کا لفظ نہیں دکھلا سکتے ۔ اگر دکھلادیں تو میں ایک ہزار روپیہ انعام دیتا ہوں ۔
مولوی عبد السمیع رامپوری نے یہ لکھا تھا ۔ کہ چونکہ شیطان و ملک الموت علیہم
کو ساری دنیا کا علم ہے ۔ اور حضور ان سے افضل ہیں ۔ تو حضور کو بھی سارے دنیا کا علم ہونا
چاہیئے ۔ اس پر مولانا گنگوہی صاحب فرماتے ہیں ۔ کہ حضور کی شان وراء الوراء ہے حضور
کو شیطان اور ملک الموت پر قیاس کرنا بے ادبی اور توہین ہے ۔ شیطان کو جو شیطانی
علوم حاصل ہیں وہ حضور کو نہیں ۔

مرثیہ کے شعر کا مطلب یہ ہے ۔ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اول درجہ میں ہیں ۔
اور مولانا گنگوہی صاحب دوسرے درجہ میں ہیں ۔ ثانی کا معنی دوسرا ہے قرآن شریف
میں ہے ۔ ثانی اثنین اذہما فی الغار دیکھئے اسمیں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
کو رسول صلعم کا ثانی بتلایا گیا ۔ یہ کیا یہ بھی توہین ہے ۔

شیر بیشۂ سنت :- اپنے نزدیک مولوی ابوالوفا صاحب نے مناظرہ
ختم کر دیا ۔ میں بار بار جواب دے چکا ہوں ۔ لیکن مولوی ابوالوفا ایسے جاہل ہیں
کہ انکی سمجھ میں آتا ہی نہیں ۔ افسوس ہے کہ مخاطب ایک جاہل شخص ہے جسکو معمولی عبارت
سمجھنے کی لیاقت نہیں ۔ میرے مقابل بیٹھنے کی نہیں ۔ اور اب ایک شہادت دیتا ہوں ۔

آپ لوگ تو گاندھی کے مذہب میں آپکے نزدیک یا رسول اللہ کہنا شرک ہے۔ مگر گاندھی کی جے کے نعرے لگانا جائز ہے۔ بتایئے ایک شخص کہتا ہے۔ گاندھی آنکھوں والا ہے۔ اور میں کہوں۔ کہ گاندھی کو کل آنکھیں ملی ہیں۔ یا بعض اگر بعض آنکھیں ملی ہیں تو اسمیں گاندھی کی آنکھوں کی کیا تخصیص ہے۔ ایسی آنکھیں تو گدھے کی بھی ہیں۔ سور کی بھی ہیں معاذ اللہ بتلایئے بلکہ اپنے مناظر سے کہلوایئے۔ کہ اسمیں انکے پیشوا گاندھی کی توہین ہوئی یا نہیں۔ اگر ہے تو افسوس پوربندر کاٹھیاواڑ کے رہنے والے ایک مشرک بت پرست لنگوٹی بند گاندھی کی آپ کے نزدیک توہین ہو جائے۔ مگر حضور مالک دو جہاں صلعم کی آپ کے نزدیک توہین نہ ہو۔ اسی منہ پر آپکو اسلام کا دعویٰ ہے۔ آپ کے نزدیک گاندھی کی عزت معاذ اللہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت سے زیادہ ہے۔ آپ لوگوں سے بڑھکر کافر کون ہوگا۔ اور سنیئے میں کہتا ہوں کہ مولوی اشرف علی کی ذات پر ولایت کا حکم کیا جانا اگر بقول دیوبند یہ صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس سے مراد کل علم یا بعض اگر بعض علم مراد ہے۔ تو اسمیں اشرف علی تھانوی کی کیا تخصیص ایسا علم تو گدھے سور کو بھی حاصل ہے۔ کہیئے اسمیں اشرف علی کی توہین ہوئی یا نہیں۔ اگر ہوئی تو کیوں میں نے ایسا کا لفظ نہیں بولا۔ اور آپ کہتے ہیں کہ جبتک (ایسا) کا لفظ نہ ہو ایسے لفظ میں توہین نہیں ہوتی۔

اب تو آپکی سمجھ میں آگیا ہوگا۔ آپ نے مولانا عبد السمیع صاحب مرحوم پر بہتان باندھا ہے۔ اگر آپ یہ عبارت انوار ساطعہ میں دکھلا دیں۔ تو آپ کو دس ہزار روپیہ انعام دیتا ہوں۔ مولانا عبد السمیع صاحب نے تو صرف یہ فرمایا ہے۔ کہ جب شیطان اور ملک الموت کو ہر جگہ موجود ماننا شرک نہیں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو باذن الٰہی ہر جگہ موجود ماننا کیونکہ شرک ہو سکتا ہے۔ اسپر گنگوہی کو غصہ آیا۔ اور امر بیٹھے کہدیا۔ کہ شیطان اور ملک الموت کی یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔

حضرت فخر عالم صلعم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے۔ یعنے شیطان اور ملک الموت کا علم زیادہ ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کا زیادہ ہونا۔ کسی دلیل سے ثابت نہیں ہے۔

آگے براہین قاطعہ کی عبارت میں آپ (شیطانی علوم) کا لفظ دکھلا دیں۔ تو ابھی آپ کو ایک ہزار روپیہ انعام پیش کرتا ہوں۔ میں نے کہا تھا۔ کہ کیا آپ حضرت ملک الموت علیہ السلام کے علوم کو بھی شیطانی مانتے ہیں۔ اس کا جواب آپنے کچھ نہ دیا۔ اور نہ آپ دیکھتے ہیں۔ ثانی کے معنی اردو محاورہ میں مقام تعریف میں مثل اور مانند کے ہوتے ہیں۔ مگر آپ نے اسکو عربی محاورہ پہ قیاس کیا۔ تو بتائیے ابلیس آپ سے اول ہے تو کیا ہم آپ کو ابلیس ثانی کہہ سکتے ہیں۔ اور سنئے اسی مرثیہ میں دیوبندی لکھتا ہے۔

جہاں تھا آپ کا ثانی وہیں جا پونہچے خود حضرت

کہیں کس منہ سے پھر کیوں کر مسلمانا تھے لاثانی

یعنے جہاں گنگوہی کا ثانی نعوذ باللہ رسول اللہ صلعم موجود تھے۔ وہاں گنگوہی پہنچ گئے۔ اس شعر میں اس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گنگوہی کا ثانی بتلا دیا۔ یہ پہلے سے ہی زیادہ ڈبل کفر ہوگا۔ کیا یہاں بھی ثانی کے معنی دوسرا ہیں اور سنئے لکھتا ہے۔

قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں۔ عبید سود کا انکے لقب ہے یوسف ثانی کہتا ہے کہ گنگوہی کے گورے گورے خوبصورت غلاموں کا تو پوچھنا ہی کیا جو انکے کالے کلوٹے بندے ہیں۔ وہ بھی جمال میں یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مثل ہیں کہیئے اسمیں حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بے ادبی ہوئی یا نہیں۔ اور سنئے اسی مرثیہ میں لکھتا ہے۔

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا۔ اس مسیحائی کو دیکھیں ذرا ابن مریم

کہتا ہے اے حضرت عیسیٰ آپ کی مسیحائی کیا تھی۔ آپ تو صرف مردوں کو زندہ کرتے تھے۔ ذرا ہمارے گنگوہی کے مسیحائی کو دیکھیے کہ مردوں کو زندہ کیا۔ اور زندوں کو مرنے نہ دیا۔ (اور خود مر کر مٹی میں مل گئے) سنئیے یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے شان میں گالی ہے یا نہیں۔

اس تقریر پر دیوبندیوں کے حواس باختہ ہو گئے۔ سارے مجمع نے مولوی ابوالوفا کی بیکسی عاجزی خاموشی اپنی آنکھوں سے دیکھی اور اہل سنت کے فتح مبین اور وہابیت دیوبندیہ کی شکست کا باواز بلند اعلان کر دیا۔ صدر اہل سنت نے اعلان فرمایا کہ بارہ بج چکے ہیں۔ نماز ظہر اور کھانا کھانے کیلئے مناظرہ ملتوی کیا جاتا ہے۔ کل صبح آٹھ بجے اس مقام پر مناظرہ ہوگا۔ لیکن مولوی عطاء اللہ بخاری نے وقتاً پیش کیے کہ میری بیوی بیمار ہے۔ مجھے جانا ضروری ہے۔ میں آج رات کو ضرور چلا جاؤنگا۔ لہذا انہی تقریروں پر مناظرہ کو ختم کرنا چاہیے۔ لوگ حیران تھے بخاری صاحب کو کیا ہو گیا۔ یہ وہی شخص ہے جو ابتدا مناظرہ میں کہہ رہا تھا۔ کہ اگرچہ میری بیوی بیمار ہے لیکن میں مذہب کے اوپر بیوی بچوں اور سارے گھر بار کو قربان کرتا ہوں۔ اور اب وہی عطاء اللہ صاحب ہیں جو اپنی بیوی پر مذہبی مناظرہ کو قربان کر رہے ہیں۔ بہر حال مولویان وہابیہ اس پارٹی کو لئے ہوئے میدان مناظرہ سے بھاگ نکلے۔ اسکے بعد اہلسنت والجماعت کی فتح عظیم اور دیوبندیوں کی شکست فاش کا اعلان کیا گیا۔ اہل سنت نے اپنے مناظرین حضرت مولانا ابوالاسد مولوی عبدالحفیظ صاحب بریلوی اور شیر بیشہ سنت مولانا ابوالفتح قاری حشمت علیخاں صاحب لکھنوی کو مبارکباد پیش کی۔ حضرات علمائے اہل سنت نے میدان مناظرہ میں نماز ظہر جماعت کے ساتھ ادا کی وہاں سے

دربار عالیہ قادریہ پاک دروازہ میں حضرت مخدوم العالم قبلہ جہانیاں پیر سید حاجی الحرمین جناب محمد مختار الدین شاہ صاحب دام برکاتہم القدسیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر قدم بوسی سے مشرف ہوئے۔ حضرت قبلہ نے تمام مناظرہ سن کر نہایت محظوظ ہوئے۔ اور اپنی مبارک دعاؤں سے مناظر اہل سنت کو مشرف فرمایا۔ اور تحفہ فتح و نصرت ہر دو مناظروں کو عطا فرمایا۔ والحمد للہ رب العالمین

اور فتح مناظرہ کے اشتہارات طبع کرا کر شہر اور بیرونجات میں تقسیم اور چسپاں کرائے گئے۔

قاضی علی محمد تبلیغی ناظم انجمن حزب الاحناف ملتان

حافظ عبد الخالق خالد
بلاک نمبر ۵ ڈیرہ غازی خان